اے حسین ابن علی تجھ پر سلام — اے شہیدان محبت کے امام
زندگی ہی زندگی تیری حیات — اے حیات اندر حیات اندر حیات
تو نے دھو ڈالے منت بیزہ کے داغ — تو اگر اسلام کا دل ہے ایمان کا دماغ
فخر سے دل کا دریچہ باغ کرنا چاہیے — جن کا تیرے جیسا آقا ہوان کو ناز کرنا چاہیے
یہ حسین تیرا ہی کام تھا سبھی لال کیے تو نے فدا — تجھے خودغریبوں نے ڈوب کر شبِ غم کا چاند بنا دیا
اے سرزمین کربلا تو اس احسان کو نہ بول — تڑپی ہیں تجھ پر لاشیں جدھر گوشہ بتول
مظلوم کے لاہو سے تیری پیاس بجھ گئی — سراب کر گیا تجھ کو رگِ رسول
سر کٹ کر چڑھ جائیں نیزے کی نوک پر — پھر بھی یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

حضرت امام حسینؓ

یہ وہ ذکر ہے جس سے ہماری بخشش ہوگئی یہ وہ ذکر ہے جو محبت کے بغیر نہیں ہوسکتا یہ وہ ذکر ہے جو ہر بندہ نہیں کر سکتا اس میں ہر بندہ آ بھی نہیں سکتا اس وقت جو ذکر کا موقع ملا ہے اگر آج ہم چودہ سو سال پیچھے چلے جائیں یہی وہ وقت تھا تقریبا ظہر کا وقت جب کربلا کی جنگ شروع ہوئی تھی اور وہ گرمی اور شدید تپتے ہوئے صحرا میں حضرت امام حسینؓ نے وہ خوبصورت داستان رقم کی جس کے اوپر آج بھی ہم فخر کرتے ہیں جب بھی شہیدوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

جب اللہ کے نیک بندوں کی یاد میں جب لوگ بیٹھتے ہیں تو جو رحمتیں ان اللہ والوں پر آ رہی ہوتی ہیں ذکر کرنے والوں پر بھی اللہ وہی رحمتیں نازل فرماتا ہے یہ برکت ہوتی ہے اللہ والوں کے ذکر کی محفل نیک لوگوں کے ذکر کرنے کی یہ برکت ہوتی ہے۔اور خصوصا حضرت امام حسینؓ کا ذکر خیر آپ کا ذکر جہاں کیا جاتا ہے یہ ذہن نشین کریں کہ اللہ وہاں پر جذبہ حرّیت پیدا کر دیتا ہے وہاں پر اللہ تعالی نیکیوں کے سمندروں کے راہ کھول دیتا ہے۔

حضرت امام حسین کا ذکر اللہ کی بارگاہ میں اتنا مقبول ہے کہ آج بھی جو لب حسین کہتے ہیں ان لبوں کو فرشتے چوم لیا کرتے ہیں بہت اللہ کی خاص رحمتوں کا یہ چھوٹا سا اہتمام ہے میرا ایمان یہ کہتا ہے کہ اس وقت اللہ کے کروڑوں فرشتوں کی جماعتیں اس مجلس پر اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں کروڑوں رحمتوں برکتوں کا نزول اس مجلس پر کیا جا رہا ہے۔

حضرت امام حسینؓ کی زندگی

جب حضرت امام حسینؓ کی زندگی کی طرف نظر اٹھتی ہے تو آپ کی زندگی میں چار چیزیں نظر آتی ہیں یہ چار چیزیں ایسی ہیں اگر کوئی شخص دنیا میں سے یہ چار چیزیں لے جائے اللہ کا وہ بہت قرب پا جاتا ہے اور اللہ کی بڑی رحمت اس پر ہو جاتی ہے وہ چار چیزیں کون سی ہیں۔

سب سے پہلے ہے سخاوت پھر ہے عبادت پھر ہے شجاعت اور پھر ہے شہادت یہ چار چیزیں ایک شخص میں اکٹھی ہونا یہ دنیا میں بہت کم ہوا ہے ایسا بہت کم ہوا ہے دنیا میں یہ چاروں چیزیں ایک شخص میں اکٹھی ہو جائیں وہ سخی بھی ہو وہ عبادت گزار بھی ہو وہ شجاعت و بہادری والا بھی ہو اور ساتھ اللہ نے اس کو شہادت بھی عطا کی ہو۔ یہ چاروں چیزیں جن میں ہیں وہ سیدنا امام حسینؓ ہیں آپ سخی ایسے تھے کہ اللہ نے ایسی سخاوت عطا کی لوگ تو دولتیں خرچ کرتے ہیں لوگ تو مال خرچ کرتے ہیں پیسہ خرچ کرتے ہیں

حضرت امام حسینؓ نے تو اپنی اولاد ہی خرچ کر دی حضرت امام حسینؓ نے اپنا پورا خاندان خرچ کر دیا اپنی جان بھی خرچ کر دی ایسے سخی ہیں کہ بہتر جان نثاروں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا پھر لوگ عبادتیں کرتے ہیں ٹھنڈے پنکھوں کے نیچے لوگ عبادتیں کرتے ہیں کارپٹ پر اے سی کے نیچے لوگ عبادتیں کرتے ہیں مصلحوں کے اوپر امام حسینؓ نے عبادت کی تھی کربلا کی تپتی ریت کے اوپر۔

؎ سارا جسم حسین سخی دا تیراں نال پیڑوتا   فیر وی سعید ریت تاپتے نیت نماز کھلوتے

ایسے عبادت کس نے کی ہے جیسے عبادت حسین کر گئے سبحان اللہ لوگ شجاعت والے ہیں بہادر ہوتے ہیں توپوں اور گنوں کے آگے لڑتے ہیں لوگ میدان جنگ میں لڑتے ہیں لوگ کئی کئی سو کے ساتھ لڑ جاتے ہیں یہاں حال یہ ہے اکیلا حسین آسی ہزار فوج سے ٹکرا گیا دس بیس سو نہیں ہزار نہیں آسی ہزار لوگوں سے اکیلا حسین ٹکرا گیا ایسا عظیم شجاعت والا لوگ شہید ہوتے ہیں ان کو نشانِ حیدر بھی ملتے ہیں لوگ شہید ہوتے ہیں گولیاں کھا کر لوگ شہید ہوتے ہیں توپوں کے گولوں کی وجہ سے لوگ شہید ہوتے ہیں تلواروں سے ایسا حسین شہید ہوتا ہے کہ اس کے جسم پر اتنے زخم آتے ہیں جتنے قرآن کے حرف ہیں اتنے زخم اکیلے حسین نے اپنے جسم پر لیے اللہ اکبر۔

ایسی شہادت ہے کہ جب سجدے میں سر جھکا ہوا تھا اس وقت حسین کے لبوں پر ایک جملہ تھا وہ جملہ سننے کے قابل ہے۔ وہ جملہ انسانیت کی معراج ہے حضرت حسین جب سجدے میں تھے تو جب سر کٹنے والا تھا اس وقت کیا کہتے ہیں سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ ۳ بار پھر فرماتے ہیں مولا میں نے اپنی جان بھی تیرے سپرد کر دی ہے پھر بھی تیرا حق ادا نہیں کر سکا۔

؎ جان بھی دی ہوئی اسی کی تھی   حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ایسا اعلیٰ انسان جس کے اندر یہ چاروں خاصیتیں جمع ہو گئی دنیا میں بڑے بڑے عظیم لوگ آئے وہ عبادت گزار تھے لیکن سخی نہ تھے وہ سخی تھے تو عبادت گزار نہ تھے وہ سخی تھے تو بہادر نہ تھے وہ بہادر تھے تو عبادت گزار نہ تھے اگر عبادت گزار اور بہادر تھے تو سخی نہ تھے ارے یہ تینوں چیزیں موجود تھی تو شہادت نصیب نہیں ہوئی۔

حسین کون ہیں؟؟

آپ شجاعت والے بھی ہیں حسین عبادت والے ہیں حسین سخاوت والے بھی ہیں اور حسین شہادت والے بھی ہیں۔

ہمارے یہ چند جملے ٹوٹے پھوٹے امام حسین قبول فرمائیں۔ ہم چند منٹ ذکر کر کے ان کے محبت والوں میں اپنا نام لکھوانا چاہتے ہیں۔ ہم یہ دیکھانا چاہتے ہیں کہ ہم یزید کے ساتھ نہیں ہم حسین کے ساتھ ہیں ہم حسین والے ہیں ہم حسینی ہیں۔

حضرت مولانا روم آپ فرماتے ہیں

کہ میں جب نمرود نے آگ جلائی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے لیے کہ لوگوں نے دیکھا کہ چھپکلی اس کو پھونکیں مار رہی ہے پوچھ لیا گیا کہ اے چھپکلی تو پھونکیں کیوں مار رہی ہے وہ میلوں لمبی آگ جل رہی ہے تیرے پھونک سے کوئی فائدہ نہیں ہونا وہ چھپکلی کہنے لگی میں بھی جانتی ہوں میری پھونک سے کچھ نہیں ہونے والا وہ میلوں لمبی آگ جل رہی ہے لیکن میں یہ دیکھانا چاہتی ہوں کہ میں نمرود کے ساتھ ہوں میں نمرود والی ہوں میں نمرود کی طرف دار ہوں کسی نے دیکھا کہ چڑیا دور سے پانی لا رہی ہے اپنی چونچ میں پانی کا ایک قطرہ ہے وہ آکر پھینکتی ہے پانی لاتی ہے پھر پھینکتی ہے اس سے پوچھ لیا کہ اے چڑیا تیرے اس ایک قطرے سے کیا ہونا ہے تیرا ایک قطرہ اس آگ کو بجھا نہیں سکتا تو کتنے ہی چکر لگا لے یہ میلوں لمبی آگ ہے ایک قطرے سے کیا ہوگا چڑیا کہنے لگی رو کر لوگوں سنو میں بھی دیکھا سکتی ہوں مجھے بھی پتہ ہے کہ میرے اس ایک قطرے سے کچھ ہونے والا نہیں لیکن میں دیکھا رہی ہوں کہ میں ابراہیم کے ساتھ ہوں میں ابراہیمی ہوں میں ابراہیم کی محبت والی ہوں میں ابراہیم کے ساتھ ہوں میرا ایک قطرہ ہی سہی لیکن ابراہیم کا ساتھ تو دے رہی ہوں ایسے ہی بیٹیوں ہم بیٹھے ہیں یہاں ہم چودہ سو سال بعد بیٹھے ہیں وہ بے خبر نہیں ہیں وہ بڑی اعلیٰ ذات ہے وہ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں انھیں علم ہے کہ کون ان کی محبت میں بیٹھا ہوا ہے کون بیٹھ کر پیار سے ان کا ذکر کر رہا ہے کون صرف چھریاں چاقو چلا رہا ہے کون صرف چند دیگیں گھڑ کا رہا ہے اور کون دل میں سچا پیار ان کے لیے لے کر بیٹھا ہوا ہے یہ وہ جانتا ہے ان کو علم ہے لحاظہ ہم اس چھوٹی سے مجلس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں قیامت کے دن کہ ہم حسینی ہیں۔

ہم کون ہیں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ حسینی

ہم حضرت حسین کے ساتھ ہیں ہم یزیدی نہیں ہیں ہم یزید بد بخت کیساتھ نہیں ہیں ہم حسین کی فوج کے ساتھ ہیں ہم ادنا سپاہی ہیں ہم ان کے پیچھے چلنے والے ہیں۔

میری بیٹیوں سنو آخر جھگڑا کیا تھا

ابھی چند باتیں کی گئی حضرت امام حسینؓ کی تربیت میں جو حضرت علی اور حضرت فاطمہؓ نے آپ کی فرمائی۔ کبھی نہ ختم ہونے والا چیپٹر ہے اس پر جتنی بھی گفتگو کی جائے تھوڑی ہے۔
ماں باپ مٹ گئے آج کوئی فاطمہ جیسی ماں نہیں کوئی علی جیسا باپ نہیں حضرت علیؓ حضرات امام حسین فرماتے ہیں

''اکثر راتوں تو میں اٹھ جایا کرتا تھا ایک آواز مجھے جگا دیتی تھی وہ آواز کیا ہوتی تھی جب میں اٹھ کر دیکھتا تو میرا باپ علی مصلے پر رو رہا ہوتا اور ایک دو تین نہیں دس نہیں سینکڑوں راتیں میں نے دیکھا کہ میرا باپ مصلے پر رو رہا ہوتا میں نے ایسی کئی راتیں دیکھی ہیں وہ انرجی وہ طاقت مجھے اپنے باپ کے سجدوں سے ملی ہے''۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں گھر میں ایک آواز کثرت سے سنا کرتا تھا بچپن سے میں نے وہ اتنی سنی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ میری ماں ہر حالت میں قرآن پڑھا کرتی تھی وہ جھاڑو دیتی قرآن پڑھتی وہ کھانا پکاتی قرآن پڑھتی وہ مجھے گود میں اٹھاتی قرآن پڑھتی کہتے ہیں کہ میں نے اتنا قرآن سنا ہے کہ میری نس نس میں قرآن چلا گیا ہے۔
اور پھر جب جوان ہوئے حضرت علیؓ نے اس قدر قرآن کی تعلیم دی ہے اس قدر قرآن کیساتھ جوڑا ہے آپ کو آپ خود فرماتے ہیں

لوگو! پوچھو مجھ سے قرآن کی کون سی آیت کہاں نازل ہوئی کس وقت نازل ہوئی کس جگہ نازل ہوئی اور اس قرآن کی آیت کے پیچھے اللہ کا مقصد کیا ہے؟؟ میں ہر قرآن کی آیت کو جانتا ہوں ساری جوانی قرآن کے سپرد کر دی اتنا قرآن کے قریب تھے یہ امام حسینؓ اور پیدل چل کر پچاس حج فرمائے۔ **پچاس حج کرنے والا حاجی حسین شہید حسین امانت دار حسین صبر والا حسین شجاعت والا حسین عبادت والا حسین قدر والا حسین نبی کا نسواں حسین نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک حسین پچاس حج کرنے والا حسین اس قدر اللہ نے توفیق بخشی** ایسا بیٹا جس کو ماں باپ کی اتنی تربیت ملی ہو وہ حسین نہیں بنے گا تو کیا بنے گا آج ماؤں نے وہ رنگ چھوڑ دیئے آج میری بچیوں یہ کل تم لوگوں کو مائیں بنانے والا ہے بہت ساری مائیں بیٹھی ہوئی ہیں اس بات کو سمجھوں اپنے بچوں پر شیر جیسی نگاہ رکھو اپنے بچوں پر شیر جیسی نظر رکھو یہ تمہاری کمائیاں ہیں دولت کے لیے رونے والیوں کبھی ان کے لیے نمازوں کے لیے بھی رو کبھی ان کے لیے قرآن کے لیے بھی کوشش کرو کاش ہمیں ایسی مائیں میسر آجائیں جو حضرت فاطمہؓ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے والی ہوں میرے پاس آتی ہیں مائیں آکر کہتی ہیں حضرت صاحب دولت کم ہوگئی بیماری ہوگئی فلاں گھر خراب ہوگیا مجھے فلاں وظیفہ دے دیں آج تک کوئی ماں یہ کہتی نظر نہیں آتی کہ میرا بیٹا بے نماز ہے میں نہیں جانتی وہ کیا کماتا ہے کیا نہیں کماتا میرے بیٹے کو نماز کی ضرورت ہے خدا کی قسم مجھے آج تک ایسی ماں نہیں ملی ظلم عظیم ہے اس سے بڑا ظلم اور کوئی نہیں ہوسکتا ایک ماں کو اس کے جسم کی پرواہ ہے لیکن اس کو دن کی کوئی پرواہ نہیں کیوں آج ہر طرف دنیا زیادتی ظلم جبر اور ہر طرف جو اندھیرا چھا چکا ہے اس میں علما کا کوئی قصور نہیں وہ کیا کریں ہم کتنے کو درس دیں ہم کتنے کو جمعے پڑھائیں ہم کتنے کو درس دیں ہم کتنے کو سپیکروں کو پھاڑیں کتنی کو کتابیں لکھیں ماں باپ گھروں میں ذمے دار ہیں جب ماں باپ ہی نہیں بدلیں گے علماء الٹے لٹک جائیں دنیا ٹھیک نہیں ہوسکتی کبھی نہیں ٹھیک ہوسکتی برائیاں کبھی نہیں ختم ہوں گی جب تک مائیں گھروں میں اپنے سروں کو سجدوں پر نہیں جھکائیں گی جب تک باپ قرآن کو سینوں سے نہیں لگائیں گے برائی ختم نہیں ہوسکتی ذمے دار کہتے ہیں مولوی ہیں یہ ظلم ہے۔

اتنی محنت چالیس دنوں تک قرآن کے اوپر اتنی محنت ہوگئی پسینے بہہ جائیں گے کتابیں کھول کھول کر نظریں تھک جائیں گی بول بول کر گلے پھاڑ کر ہمارے گلے تھک جائیں گے باہر نکلو ۹۹ فیصد لوگ سڑکوں پر بے نماز گھروں میں جھوٹ بولتی ہوئی چغلیاں کرتی ہوئی عورتیں کون ذمے دار ہے علماء ذمے دار ہیں گھروں کے اندر ماں باپ ذمے دار ہیں کتنی تربیت کرے ہم جو سر کٹ کر چڑھ جائیں نیزے کی نوک پر وہ قوت اس لیے آئی تھی کہ گھر میں ماں اور باپ نیکی والے تھے وہ ماں اور باپ کی نیکی اتنی مضبوط تھی کہ حضرت امام حسینؓ کا سینہ چوڑا ہوگیا ورنہ اتنی عظیم داستان کون رقم کرسکتا ہے۔

ارے ایک جنازہ گھر سے اٹھ جائے نہ انسان کے بال سفید ہو جاتے ہیں ایک جنازہ نہیں اس دن آپ نے بہاتر جنازے اٹھائے بہاتر جنازے اٹھانے والا اکیلا حسین ڈھگمایا نہیں اس کا سر چکر یا نہیں وہ گھبرایا نہیں بلکہ اس کا سر کٹ کر نیزے کی نوک پر چلا گیا پھر بھی وہ قرآن کی تلاوت کرتا رہا اس کے اندر یہ قوت کہا سے آئی تھی نبی کا نواسا ہونا الگ بات ہے علی کا بیٹا ہونا الگ بات ہے جنت کی عورتوں کی سردار ماں کی الگ بات ہے لیکن ماں باپ نے تربیت ہی بری سنی کر دی آج نہ ماں کے پاس وقت ہے نہ باپ کے پاس وقت ہے اپنے بیٹے کو دینے کے لیے

ے کنوں حال سنایئے دل دا کوئی محرم راز نہیں ملتا

کس کو حال سنائے کربلا کا سارا سال رو رو کر ہلکان ہونے والے گناہ کرنے والے بدبخت صرف کربلا کو سن کر چند لمحے گزار کر سمجھتے ہیں حسین کا حق ادا کر دیا نہیں یہ چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹی ہے یہ پورا ماہ پورے سال کی ڈیوٹی ہے یہ ساری زندگی کی ڈیوٹی ہے حسین کا غلام بننا یہ دس دنوں کی ڈیوٹی نہیں ہے یہ چند دن پھیٹ کر اپنے سینے پر مار کر چند سبیلیں لگا کر چند پانی کے گلاس پلا کر کہہ دینا حسین کا حق ادا کر دیا ظالموں حسین کا حق ایسے ادا نہیں ہوتا ہمیں اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے انشاءاللہ یہ بچے ہماری کمائیاں ہیں یہ ہماری اصل کمائیاں ہیں یہ ہماری اصل دولت ہے۔

ایک بچہ تھا چھوٹا سا وہ اپنے باپ کو کہنے لگا ابا جی آپ کتنا کماتے ہیں چھوٹا سا معصوم بچہ پانچ سال کا باپ کہنے لگا کیا ضرورت ہے بچے تمہیں پوچھنے کی اس نے کہا نہیں ابا جی بتائیے کہ آپ ایک دن میں کتنے پیسے کماتے ہیں انہوں نے رقم بتا دی تو بیٹا کہنے لگا ابا جی آپ ایک گھنٹے میں کتنے پیسے کماتے ہیں اس نے کہا بیٹے یہ کیا بات ہوئی تم نے پہلے پوچھا کتنے پیسے کماتا ہوں پھر پوچھا ایک گھنٹے میں کتنے پیسے کماتا ہوں کہا ہاں آپ مجھے بتائیے کہ آپ ایک گھنٹے میں کتنے پیسے کماتے ہیں اس نے کہا میں پچاس ڈالر کماتا ہوں بیٹے ایک دن میں میں پچاس ڈالر کماتا ہوں وہ ننھا سا بچہ اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ لایا اور اس کو ایک کمرے میں لے آیا اور اپنے تکیے کو اٹھاتا ہے تو نیچے سے کچھ پیسے نکال لیتا ہے اور کہتا ہے ابا جی آپ مجھے بیس ڈالر ادھار دیں گے مجھے بیس ڈالر دیں گے باپ کہنے لگا بیٹے تو نے پیسے ہی مانگنے تھے تو اتنا لمبا بات کرنے کی ضرورت نہیں تھی تم اس سے پیسے مانگ لیتا کہا نہیں آپ مجھے بیس ڈالر دے دیں اس باپ نے جیب سے بیس ڈالر نکال کر بیٹے کو دے دیئے اس بیٹے نے وہ پیسے ان پیسوں میں ملا دیئے اور گن کر کہنے لگا ابا جی یہ پچاس ڈالر ہیں یہ میں کتنے دنوں سے جمع کر رہا ہوں بیس ڈالر آج آپ سے لیے ہیں اور تیس ڈالر میں نے کتنے دنوں سے جمع کیے ہیں یہ پچاس ڈالر پکڑیں اور ایک گھنٹہ آج کے دن مجھے دے دیں میں ترس گیا ہوں آپ کے پاس بیٹھنے سے میں پاس نہیں آپ بیٹھتے سارا سارا دن آپ کماتے رہتے ہیں آپ کو پچاس ڈالر چاہیے آپ مجھ سے لے لیں لیکن ایک گھنٹے کے لیے مجھے بھی آپ اپنی گود میں بیٹھا لیں ایسا ظلم کرتے ہیں اپنے بچوں ساتھ اور پھر کہتے ہیں کہ حسین بنے ہمارے بچے ہمارے بچے علی جیسے بنے ہمارے بچے جو ہیں قدرت کے کارنامے سرانجام دیں۔

ائی خیال استو محال استو جنوں

ایسا کبھی نہیں ہوگا دنیا میں نیک اولاد صرف اسی کی ہوئی ہے جو خود نیک ہوا ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا نیک بچے صرف نیک ماں باپ کے ہوتے ہیں نیک ماں باپ ہوں تو بچے غوث اعظم جیسے پیدا ہوتے ہیں قرآن کے درس سننے والی مائیں قرآن کے درس سننے والے باپ اگر ہوں تو اس کے بیٹے معین الدین چشتی اجمیری جیسے پیدا ہوں ان کے بچے حضرت علی جیسے پیدا ہوتے ہیں اس کے بیٹے اللہ اکبر بہاؤالدین ذکریا ملتانی جیسے پیدا ہوتے ہیں محمد سعید احمد مجدی جیسے پیدا ہوتے ہیں محمد عظیم فاروقی جیسے پیدا ہوتے ہیں۔

اپنی طرف غور کرو میں ایک پیغام دے رہا ہوں آج دس محرم ہے **حضرت امام حسینؓ کا پیغام**

اپنے دلوں پر لکھ کر جاؤ کہ انشاءاللہ اپنے بچوں کی تربیت حسینی تربیت کریں گی۔ میں بھی وعدہ کرتا ہوں اپنے بیٹوں کی تربیت حسین جیسی کروں گا کہ انشاءاللہ ہم اپنے بچوں کی تربیت حسینی کریں گے۔

پہلا پیغام ہے۔

میری بیٹیوں یاد رکھو کربلا کا جھگڑا کیا تھا یزید کو آخر دشمنی کیا تھی حسین سے اور حسین کیوں یزید کے خلاف تھے؟؟

یہ بات جانو صرف سبحان اللہ کہہ کر نہ چلی جانا سمجھ لو کہ کیوں کربلا ہوئی وجہ کیا تھی اندر بات کیا تھی اور کیوں ایسا اتنا بڑا معاملہ بنا حضرت امام حسینؓ کون ہیں نواسہِ رسول ہیں امام حسینؓ کون ہیں جگر گوشہ بتول ہیں حضرت امام حسینؓ کون ہیں حضرت علیؓ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں امام حسینؓ کون ہیں نبی ﷺ کے کندھوں پر سوار ہیں جب آپ کندھوں پہ سوار کرتے تھے تو آپ کے دونوں پاؤں حضور ﷺ کے سینے مبارک پر لگتے تھے وہ سینہ جس میں قرآن اترا ہوا ہے اس سینے پر حسین کے قدم یہ درجہ و مقام حسین کا ہے اور بہا تر تسبحات حضور نے آپ کے لیے پڑھی ہیں سبحان ربی الاعلی بہاتر بار کہا ہے حضرت امام حسین کندھے پر سوار ہیں نیچے نہیں اتارا ہے یہ حسین ہیں۔اور کہا کہ حضرت امام حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور کہا کہ جو اس سے محبت کرے گا وہ محمد سے محبت کرے گا اور کہا

''حسین مجھ سے ہیں میں حسین سے ہوں حسین میرا ہے میں حسین کا ہوں حسین کا جو ہو گیا وہ میرا ہو گیا جو حسین کا بن گیا وہ میرا بن گیا جو حسین کے قریب ہوا وہ میرے قریب ہوا جو حسین کی محبت والا ہے وہ میری محبت والا ہے جو حسین کو پیار سے یاد کرتا ہے وہ محمد کو پیار سے یاد کرتا ہے یہ درجہ حسین ہے۔''

یزید کون ہے؟؟

پلیت ہے گدار ہے شرابی ہے زنی ہے ساری دنیا میں اس نے اسلام کو رسوا کر دیا تھا کعبے کو آگ سے جلانے والا مدینے میں مسجد نبوی کو تین دنوں کے لیے بند کرنے والا وہاں گھوڑوں کو باندکر ان کی غلاظت مسجد نبوی میں پھینکنے والا حضور کے در مقدس کو تالا لگا کر بند کرنے والا وہ بدبخت یزید ہے یہ دونوں کا تعارف سامنے رکھا ہے تا کہ ذہن میں رہے کہ دونوں کی ہستیاں کیا تھی جب یزید تخت پر آیا اس نے کہا تھا کہ میری بیعت کرو اس وقت بیعت کی جاتی تھی جس طرح آج ہم ووٹ دیتے ہیں اس وقت حکمران بیعت لیتے تھے میں تخت پر آ گیا ہوں خودی تخت پر بیٹھ گیا ہوں اور کہنے لگا کہ بیعت زبردستی لینی شروع کر دی حضرت امام حسینؓ کیساتھ تین لوگ اور تھے اس نے کہا چار لوگ جہاں بھی ملیں تم ان سے بیعت لو اگر نہیں کرتے تو ان کا سر اڑا دو قاتل کر دو ان کو استغفر اللہ

سب سے پہلے حضرت سیدنا امام حسینؓ پھر حضرت سیدنا عبداللہ ابنِ زبیر سیدنا عبداللہ ابنِ عمر اور سیدنا عبداللہ ابن عباس یہ چار لوگ جہاں بھی ملیں ان سے بیعت لے لو فوراً اگر نہیں کرتے تو ان کا سر اڑا دو اور یاد رکھو سب سے پہلے حسینؓ کے پاس جاؤ حسین کے پاس جاؤ اس کو بولو کہ میری بیعت کر لے نہیں تو قاتل کر دیا جائے گا اس لیے کہ وہ جانتا تھا کہ حسین کے علاوہ پوری کائنات میں کوئی نہیں جو میرے مقابلے میں آگے جا سکے حضرت عبداللہ ابن زبیر بھی روپوش ہو گئے حضرت عبداللہ ابن عباس بھی روپوش ہو گئے اور حضرت عبداللہ ابن عمر بھی چھپ گئے انہوں نے کوئی مقابلہ نہیں کیا نہ حضرت امام حسینؓ کیساتھ رہے نہ حضرت امام حسینؓ کے خلاف ہوئے یزید کے خلاف بھی نہیں اٹھے یہ چھپ گئے تینوں اکیلے حسین یہ بیعت کا معاملہ اتنا بڑا کہ پھر آگے کربلا تک پہنچا تا ہے پھر امام حسینؓ شہید کر دیئے جاتے ہیں

بیعت اتنی قیمتی چیز ہے

جب آپ مدینے سے رخصت ہونے لگے تو اس وقت حضرت امام حسینؓ نے ایک جملہ کہا تھا آپ ن کہا تھا لوگوں یزید کہتا ہے کہ میرے ہاتھ پر بیعت کرو میرا ایک پاک ہاتھ اس کے ناپاک ہاتھ پر کیسے جا سکتا ہے یہ میں نہیں کر سکتا ایک فاسق کی بیعت میں نہیں کر سکتا میں نواسہِ رسول ہوں میرے اندر نبوت کا خون ہے میرے اندر نبوت کی چمک اور دھمک ہے میرے اندر قرآن کا نور ہے میں کس طرح ایک غلط شخص کی بیعت کر سکتا ہوں ارے حسین نے تو بیعت نہ کرنے کے لیے بہاتر جان نثار قربان کر دیئے آج ہم کیا کر رہے ہیں آج ہم کیا کر رہے ہیں۔

سچ کہتا ہوں دینِ اسلام کو جتنا نقصان ان نامِ نہاد پیروں نے پہنچایا ہے دو نمبروں نے پہنچایا ہے اتنا نقصان ہٹلر نہیں دے سکا اتنا نقصان جنگ عظیم اول اور دوم نہیں دے سکی اتنا نقصان جنگیز خان نہیں دے سکا ہلاکوں خان نہیں دے سکا جتنا نقصان ان دہ نمبر پیروں نے اسلام کو پہنچایا ہے۔

یہ جو گوڈ گوڈ پیتیاں گلاں کرنے والے لوگ جو بیعت بیعت کرتے پھرتے ہیں اور لوگ بھی بیعت کرآتے ہیں ان کی کاش وہ اسوۂ حسینی کو جان لیں کاش وہ اس بات کو سمجھیں کہ حسین نے بیعت نہ کرنے کے لیے اپنا سر کاٹانہ گوارہ کر لیا لیکن کسی گندے شخص کی بیعت نہیں کی یہاں حال یہ ہے جاتے ہیں لوگ داڑھی منڈا ہے شریعت کا چور ہے بے نماز ہے

اور اِرگرد سارے بیٹھے ہوئے ہیں چرسی بانگیئے اور دیگیں پچ رہی ہیں اور بڑے متاثر ہو جاتے ہیں واہ بڑا پہنچا ہوا پیر ہے واہ کیا بات ہے بڑے مرید ہیں ان کے اور فوراً ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر آجاتے ہیں ایسے شخص نے حسینیت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے جس نے کسی غلط شخص کی بیعت کر لی۔ بیٹیوں اس پیغام کو آگے پہنچاؤ اولادوں والیوں سمجھوں اس بات کو لوگ برباد ہو گئے ان پیروں کے ہاتھوں جو چوراچکے ہیں دین کا آبادہ اڑ کر دین کا لباس پہن کر گمراہ کر رہے ہیں۔ میں گیا ہوا تھا سمبڑیال ہمارے ساتھی کہنے لگے کہ ہمارے عزیز فوت ہوئے ہیں فوت ہونے سے پہلے ایک جملہ کہہ رہے تھے

دو لوگوں سے مجھے بڑی نفرت ہے

☆ایک وہ لوگ جن کو مولوی کہتے ہیں

☆ دوسرے وہ لوگ جن کو ڈاکٹر کہتے ہیں

کہتے ہیں یہ دو لوگوں سے مجھے نفرت ہے میں نے ان سے پوچھ لیا کہ یہ جو انہوں نے پہلے نمبر پر مولوی کہا ہے آپ کو پتہ ہے یہ کیوں کہا ہے کہتے ہیں نہیں پتہ نہیں میں نے کہا میں بتاتا ہوں پتہ مجھے ہے اس نے کیوں کہا ہے یہ مولوی اس نے کسی ایسے دو نمبر بندے کو دیکھا ہے جس نے اسلام کا لبادہ اڑا ہوا تھا لیکن اس اسلام کے لبادے اندر وہ چور تھا اس نے اس کو دیکھا اور اس کی وجہ سے اس کو سارے مولوی سے نفرت ہو گئی سارے مولیوں سے کہتا ہے کہ مجھے ان سے نفرت ہیا تنا نقصان پہنچایا ظالموں نے کہ حسینؓ کا یہ سبق ہے کربلا کا

لوگوں اگر نیکی پھیلانا چاہتے ہو تو نیک بندوں کے ہاتھوں پر بیعت کرو دیکھ کر چلو کہ کیا قرآن کا قاری ہے کیا حضورﷺ کی سنتوں کا پیکر ہے کیا حضور کا دیوانہ ہے کیا آقا علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ کی جھلک اس میں ہے کیا اس کو دیکھ کر مصطفیٰ کی یاد آتی ہے کیا اس کے قریب بیٹھ کر آخرت یاد آتی ہے کیا اس کے دل سے نکلے ہوئے الفاظ سے محبت مصطفیٰ کے جوش ابلتے ہیں کیا اس کے پاس جا کر آقا علیہ السلام کی زیارت کو جی چاہتا ہے اگر ایسا ہے تو مبارک ہو فوراً بیعت کر لو یہی شخص ہے جس کو اللہ نے اپنے نیک بندوں کا درجہ دیا ہوا ہے عورتوں کا معاملہ تو اس میں انتہائی خطرناک ہے یہ تو بے چاری پیٹھ گئی یہ تو جاتی ہیں درباروں پر اس قدر جاہل لوگ ہیں جا کر وہاں جو بھی نظر آتا ہے بس بابا جی یہ فلاں کام ہو جائے وہ بابا چاہے سر سے پاؤں تک گندا ہو لمبے لمبے بال ہوں بڑا پہنچا بابا ہے یہ اور جو شریعت والا نیکی والا دین والا نظر آتا ہے کہتے ہیں نہیں اے تے مولوی اے چھٹوں انوں او بابا ٹھیک اس کے پاس چلو استغفر اللہ اللہ ہمیں ایسے لوگوں سے بچائے امام حسینؓ کا یہ پیغام ہے کربلا کا

؎ یہ سر کٹ کر چڑھ جائیں نیزے کی نوک پر پھر بھی یزیدوں کی اطاعت نہ کر قبول

غلط بندے کے قریب نہیں جانا یہ حضرت امام حسینؓ کا پیغام ہے

پیغامِ حسینی

حضور علیہ السلام کے پاس جب آئے تھے نہ قریش کے سردار اور حضور علیہ السلام سے کہا تھا کہ اے محمدﷺ ہم تمہاری ایک بہترین خوبصورت عورت کیساتھ شادی کروانا چاہتے ہیں ہم تمہیں وہ دیتے ہیں ہم تمہیں مال و دولت کے امبار دینے کو تیار ہیں سونا چاندی دینے کو تیار ہیں ہم تمہیں کعبہ کی چابیاں دینے کو تیار ہیں اگر تم چاہتے ہیں ہم سب تمہیں مل کر کعبے کا اور قریش کا سردار بنا دیتے ہیں یہ سب کچھ ہم تمہیں دے دیتے ہیں لیکن تم یہ دین کی تبلیغ چھوڑ دو اس دین کو پھیلانا چھوڑ دو یہ جو تم احد احد کہتے پھیرتے ہو یہ جو تم ہر طرف لا الہ اللہ کہتے پھیرتے ہو محمد یہ نہ کہو ہم تمہیں ہر شے دینے کو تیار ہیں۔

حضور علیہ السلام نے کھڑے ہو کر ایک جملہ کہا وہ اصل میں کربلا کے جملے کو ادا کیا تھا حسین نے حضورﷺ نے فرمایا تھا کہ

اگر میرے دائیں ہاتھ پر چاند اور بائیں ہاتھ پر سورج بھی رکھ دو پھر بھی میں دین کی تبلیغ سے باز نہیں آؤ گا میں اس کو بلند کر کے رہوں گا

؎ نورِ خدا ہے کفر کی حرکت میں خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا جائے گا

آج پورا یورپ مل کر پورا ہندوستان مل کر پوری میشنری لگی ہوئی ہے اس بات پر کہ مسلمانوں کو اڑا دیا جائے مسلمانوں کو تہے تہہ کر دیا جائے آپ دیکھیں ہندوستان کے سارے ہندو اکٹھے ہو چکے ہیں یورپ کے کئی کئی سالوں سے یہ لوگ سازشیں کر رہے ہیں افغانستاں کو بھی انہوں نے مٹا ڈالا اعراق کی بھی انہوں نے انیٹ سے انیٹ بجھا دی شام کے مسلمانوں کی نسلیں کاٹ دی گئی آج پاکستان کی طرف نظر اٹھی ہوئی ہے اور یہ سارے مل کر مسلمانوں کے خلاف ہو چکے ہیں۔

خدا کی قسم پھر آج سر اٹھانے لگا فتنہ یزید دنیا کو ہے ضرورت پھر حسین کی

آج ہمیں پھر حسین جیسے لڑکوں کی ضرورت ہے فاطمہ جیسی بچیوں کی ضرورت ہے جو اندر سے سچی مسلمان ہوں جو اندر سے سچی اسلام کی قاریہ ہو جو سچی محمد سے محبت کرنے والیاں ہوں جنھیں کسی سے غرض نہ ہو صرف گنبد خضرا والے سے غرض ہو صرف مدینے کے تاجدار سے غرض ہوارے تم کیا سمجھتے ہو تم مسلمانوں کو مٹا لو گے میرا پیغام لاکھوں لوگ سننے والے ہیں تم کیا سمجھتے ہو مسلمانوں کو مٹا سکتے ہوارے ہم تین سو تیرہ تھے اس وقت نہیں مٹے تھے آج چھپن اسلامی مما لک ہیں آج تم ہمیں کیسے مٹا سکتے ہو تین سو تیرہ تھے تو ہم نے تمہارے نا کو چنے چبوا دیئے تمہاری کاؤں کو قاتل کر دیا گیا تھا تین سو تیرہ مسلمان جن کے پاس صرف دو تلواریں چھ زیریں اور آٹھ شمشیریں تھی وہ نہیں ہارے تھے تو آج چھپن اسلامی مما لک کیسے ہار سکتے ہیں یہ وہ پیغام ہے جو حسینی پیغام ہے جہاں برائی نظر آئے وہاں کھڑی ہو جاؤ روکو اس کو اپنی زبان سے مدد لو اپنے ہاتھوں سے مدد لو اپنی سوچ سے مدد لو اگر کچھ نہیں کر سکتی سر سجدے میں رکھ کر اپنے اللہ سے مدد مانگو مولا یہاں برائی ہو رہی ہے میں نہیں اس میں کچھ کر سکتی لیکن مولا مدد کر دے برے لوگوں کو میں روکنا چاہتی ہو یہ حسینی پیغام ہے اگر تم ماں ہو تمہارے گھر میں اگر کوئی بے نماز ہے گردن تیری پکڑی جائے گی تیری گردن ہوگی اور اللہ کے ہاتھ ہوں گے کیوں بے نماز ہے تیری بیٹی کیوں بے نماز ہے تیرا بیٹا کیوں بے نماز ہے تیری گھر میں بہو تو بڑی تھی تو ساس تھی تو ماں تھی تو آگے بڑھ اس کو نیکی پر لگا یہ حسینی جذبہ ہے یہ امام حسین کا پیغام ہے اگر تو اپنے رشتہ داروں میں بیٹھی ہے کیوں برائی ہو رہی ہے کیوں غلط باتیں ہو رہی ہیں کیوں موبائل غلط یوز ہو رہا ہے تیری سہیلی ایسا کر رہی ہے کیوں کرنے دے رہی ہے تو تیری دوست ایسا کر رہی ہے اس قدر خطرناک دور آ گیا

میری بیٹیوں پرسوں ہمارے دوست ہیں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا بات ہوئی شادیوں کی مجھے کہنے لگے ابھی تین چار دن شادی کو ہوئے ہیں بیگم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا بیگم نے مجھے خود ہی بتایا آپ کے ساتھ میری شادی ہو تو گئی ہے لیکن میں بتاتی ہوں آپ کو جب میری منگنی ہونے لگی تھی سال پہلے تو میری آرزو کیا تھی میری جو خواہش تھی وہ کیا تھی سنیں میری خواہش تھی کہ کوئی کلین شیو نوجوان ہوتا کوئی اونچا لمبا گورنمنٹ کا ملازم ہوتا بہترین گوٹھی کار اس کے پاس میں خواب دیکھا کرتی تھی ایسی میری شادی ہونی چاہیے مسلسل اسی طرح کے میرے دن رات کے خواب ہوا کرتے تھے اور مولویوں سے مجھے سخت نفرت تھی مجھے جب والدہ نے بتایا کہ جس سے ہم تمہاری کرنا چاہ رہے ہیں اس نے تو داڑھی رکھی ہوئی ہے وہ تو مولوی ہے اللہ نے نیکی کی سعادت دی ہوئی ہے کہتی سچ کہتی ہوں میرا دل اتنا گھٹا ہوا کہ میرا جی چاہا کہ میں گھر سے بھاگ جاؤ کہ میں جن لوگوں سے نفرت کرتی ہوں انہی سے میری شادی ہو رہی ہے یہ کیوں سے اس کی وجہ کیا ہے اس بچی نے جب یہ جملے بولے اس نے کہا سر یقین کریں میں کانپ کر رہ گیا کہتی ہے کہ پھر میں پورا سال پھر آپ کی تصویر تک نہیں دیکھی مجھے سہیلیاں تصویر موبائل پر لا کر دیکھائیں میرے سامنے کریں یہ دیکھ تیرا منگیتر میں نفرت سے آپ کی تصویر نہ دیکھوں کیوں داڑھی رکھی ہوئی تھی آپ نے یہ کیا ہو رہا ہے یہ ہم کن کو کربلا سنائیں ہم کن لوگوں کو جا کر دین کی باتیں سنائیں بچیوں کے حالات یہ ہیں کہ وہ دین کو اس قدر ناہوست والا سمجھتی ہیں۔

ایک بچہ میرے پاس آیا تھا دو چار سال پہلے کی بات ہے اس کے ساتھ اس کا بھائی بھی تھا میں **جذبہ** حسینی بیان کر رہا ہوں میں حسینیت کی اصل بنیاد بتا رہا ہوں کہ **حسینیت ہوتی کیا ہے؟؟؟** اس کا بھائی بھی تھا کہا حضرت آپ کے پاس بہت سارے بچے پڑھنے آتے ہیں کوئی اچھا رشتہ ہو تو بتائیے گا میں نے کہا ضرور بتاؤں گا نمازی پرہیز گار با پردہ اللہ نے سعادت دی ہے بچیوں کو قرآن پڑھتی ہیں دن رات نمازی ہیں نیک ہیں میں ضرور آپ کو دوں میرے لیے تو خوشی کی بات ہے چلو اللہ کوئی ایسا رشتہ بنا دے خوشی ہو گئی فوراً مجھے کہنے لگا فاروقی صاحب نہیں نہیں میرا لڑکا ایسا نہیں ہے استغفر اللہ آپنے کہا کیا ہے اب تو عادتیں بدل گئی ہیں اب اس طرح نہیں ایسا معاملہ بنتا معاملہ ایسا تھا کہ سخت میں جلال آ گیا میں کھڑا ہو گیا میں نے کہا حضرت آپ یہاں سے تشریف لے جائیے مجھے صرف اتنا بتا دیں میں نے آپ کو قرآن پڑھنے والی کہا ہے میں نے آپ کو نماز پڑھنے والی کہا ہے میں نے آپ کو نیک سیرت بچی کا نام لیا ہے اور آپ نے کہا آپ کا لڑکا ایسا نہیں ہے تو بڑی معزرت میرے پاس ہندوؤں کا رشتہ نہیں ہے میرے پاس یہودی کا رشتہ نہیں ہے میرے پاس

عیسائی کا رشتہ نہیں ہے میرے پاس مسلمان بچیوں کے رشتے ہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا میرا مطلب یہ تھا کہ میرا بچہ ایسی سوچ والا نہیں ہے میں نے کہا تیرا بچہ ہندوؤ کی سوچ والا ہے تیرا بچہ عیسائی کی سوچ رکھتا ہے جو قرآن والی سے شادی نہیں کرنا چاہتا جو قرآن والی سے شادی نہیں کرنا چاہتا وہ بد بخت ہندوؤ کا فرہی ہے یہ حالات جب ہوں تو کیسے حضرت امام حسینؓ جیسے بچے پیدا ہوں۔

حسینؓ کا پیغام یہ تھا کہ جہاں برائی ہو وہی کھڑے ہو جاؤ جہاں برائی ہو اس کے خلاف ڈٹ جاؤ۔انشاءاللہ قرآن کی مدد چاہیے ملے گی اللہ کی مدد چاہیے ملے گی بزرگوں کی مدد چاہیے ملے گی خدا کی قسم تم قدم اٹھاؤ اللہ کی ساری رحمتیں تمہارے ساتھ چلیں گی جہاں برائی ہو اس کے سامنے کھڑے ہو جاؤ یہی حسینی پیغام ہے حسینؓ نے مذاق نہیں کیا کربلا کے اندر اللہ اکبر

داستان رقم ہوئی تھی عظمت کی حسین نے داستان ہے عظمت حسین کی آج مذاق بن گئی ہے شہادت حسین کی آج مذاق بنا دیا ہے لوگوں نے چند دو ہتر مارتے ہیں اور اپنے چہرے کو پیٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شہادتِ حسین کا حق ادا ہو گیا۔آج دنیا میں جتنے بھی قافلے چل رہے ہیں جتنے بھی قافلے نیکی کے چل رہے ہیں برائی کے خلاف وہ سارے حسین کے خون سے مدد لے رہے ہیں وہ سارے حسین کی قوت استعمال کرتے ہیں ورنہ وہ لوگ برائی کے خلاف ڈٹ نہیں سکتے آج جو ہم دین کا کام کر رہے ہیں اور دن رات برائی کے خلاف جہاد پر لگے ہوئے ہیں میں خدا کی قسم قرآن کی قسم اٹھانے کو تیار ہوں یہ سارے کا سارا حسین کا فیض ہے آج ہمیں ضرورت ہے تو لحاظہ آؤ حسینی لشکر پر ڈٹ جاؤ لوگ برے سے برے ہو رہے ہیں۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں

دنیا بری سے بری ہوتی جائے گی بروں کی وجہ سے نہیں نیکوں کے چپ رہنے کی وجہ سے نیکوں کے چپ رہنے کی وجہ سے دنیا بری رہے گی برے لوگوں کی کیا مجال ہے کہ آپ دنیا کو برا کہہ سکیں تو لحاظہ فاروقی سسٹرز کو میں کتنی مبارک باد پیش کروں میرے پاس لفظ نہیں ہیں آج کئی سال پہلے یاد کرتا ہوں جب میرے سامنے صرف دو خواتین ہوتی تھی چند ہم لوگ ہوا کرتے تھے اور آج الحمداللہ ہمارے پاس ایک پوری جماعت ہے نیک بچیوں کی یہ کوئی مذاق نہیں ہے یہ پوری جماعت ہے جو اس کیساتھ چلتی رہے گی میں اس کو یہ ذمانت دیتا ہوں کل قیامت کے دن حسین کے لشکر میں جگہ ملے گی اسے آج یہ وقت ہے جو ہم کام کر رہے ہیں مل کر یہ وقت بڑا خاص ہے جو مجھے اور آپ کو ملا ہے الحمداللہ آج اللہ نے اتنی برکت دی ہے کہ مختلف شہروں میں مختلف ملکوں میں دین کے مراکز قائم ہو رہے ہیں قرآن کی تلاوتیں ہو رہی ہیں جگہ جگہ درس قرآن ہو رہے ہیں برائیوں کو مٹانے کے لیے منصوبے ہو رہے ہیں یہ سارا جذبہ حسینی کا کام ہے مبارک ہو آپ کو یہ بہت بڑی سعادت ہے

؎ اج دین نبی دا وانگ یتیماں روئے تے کرلاوے ۔۔۔ کتھے تیرا حسین بہادر جیہڑا اس روتی نوگل لاوے

آج ہمیں ضرورت ہے ایسی شاہ سوار بچیوں کی جو نہ گرمی کو خاطر میں لائیں نہ سردی کو خاطر میں لائیں جو نہ پیسے کو خاطر میں لائیں نہ اپنے اہدے کو دیکھیں نہ اپنے اقدار کو دیکھیں نہ یہ دیکھیں میں چھوٹی ہوں نہ یہ دیکھیں میں بڑی ہوں وہ ہر حالت میں دین کا جذبہ لے کر چلتی رہتی ہے ایسی بچیوں کی ضرورت ہے ایسی بچیاں ہمیں چاہیے اور اللہ دے گا ہمیں انشاء اللہ اللہ دے گا مٹ جائیں گے وہ لوگ جو دین کے خلاف ہیں آج دیکھو ابو جہل مٹ چکا یزید مٹ چکا حسین زندہ ہے اسلام زندہ ہے زندہ رہنے کے لیے اسلام کبھی نہیں مٹے گا ہمیشہ رہے گا لحاظہ وعدہ کرو تم بھی ساری زندگی اسلام کو قائم رکھو گی انشاءاللہ

اور جب نکلا کرو گی بازار میں تو اپنے چہرے کو ڈھانپ کر نکلا کرو گی وعدہ کرتی ہو کوئی امتی بچی بازار میں بے پردہ نکلی تو اس نے محمد کی امت کا حق ادا نہیں کیا اس نے حسینیت کو چھوڑ دیا کوئی بے پردہ گلی میں نہ نکلے تمہارا چہرہ چھوپنا چاہیے۔آج وعدہ کرو حسین کے لیے کبھی نماز نہیں چھوڑوں گی انشاءاللہ یہ جذبہ حسینی ہے لوگوں نے مذاق سمجھا ہے شہادت حسین کو یہاں سینے پٹ جاتے ہیں حسین کا ذکر کرتے ہوئے یہاں آنکھیں پگھل جاتی ہیں حسین کی محبت میں تم چند نمازیں نہیں پڑھ سکتے چند لمحوں کے لیے چہرے پر پردہ نہیں کر سکتی یہ پردہ کیا ہے یہ تو پرانے لوگ کیا کرتے تھے موڈرن بننے کی ضد میں تم نے پردہ چھوڑ دیا ہے ایسا ظلم نہ کرو حسین کو ماننے والی ہو تو اب بازار میں بے پردہ نہ نکلنا اللہ آپ کو عمل کی توفیق عطا کرے یہی جذبہ حسینی ہے۔

جو بچیاں اس پر عمل کر رہی ہیں ان کو مبارک ہو وہی اصل میں امام حسین کا حق ادا کر رہی ہیں اور آج ہمیں ضرورت ہے اس وقت جو حالات پیدا ہو چکے ہیں وہ میری بھی نظر میں ہیں اور آپ کی بھی نظر میں ہیں جو ہوائیں چل رہی ہیں وہ آپ بھی سن رہے ہیں میں بھی سن رہا ہوں ہمیں ضرورت ہے

جل گیا جب کھیت تو برسا میہ تو پھر کس کام کا　　　　وقت پر کافی ہے قطرہ ابِ خوش ہنگام کا

آگے بڑھو کچھ کر کے دیکھاؤ کچھ کر لو نو جوانوں اڑتی جوانی ہے منصوبہ بندی کرو انسانی زندگی کیسے گزارنی ہے کل شادی ہو جائے گی کیا وہاں ضائع کر دو گی سارا کچھ کیا وہاں بھی اپنے شوہر کے ہاتھوں میں سب کچھ رکھ کر ہر شے صائع کر دو گی نہیں اس وقت بھی تمہیں حسینی ڈیوٹی ادا کرنی ہے اس وقت بھی تم نے آنا ہے بیٹھنا ہے درس لینے ہیں اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے یہ چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹی ادا کرنی ہے انشاءاللہ اللہ مجھے آپ کو عمل کی توفیق ادا فرمائے۔ان چند باتوں کو حضرت امام حسینؑ کی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین۔